سوال

(303)والد کا بیٹی کو شادی پر مجبور کرنا حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باپ کی طرف سے میری ایک بہن ہے، میرے باپ نے اس کی مرضی اور رائے کے بغیر اس کی شادی کر دی جبکہ اس کی عمر21سال ہے عقد نکاح کے وقت گواہوں نے بھی یہ جھوٹی گواہی دے دی کہ یہ لڑکی راضی ہے، نکاح فام پر بھی اس کے بجائے اس کی والدہ کے دستخط ہی کروالئے گئے اور اس طرح یہ شادی ہوئی جبکہ یہ اسے مسلسل مسترد کر رہی ہے، سوال یہ ہے کہ اس عقد اور ان گواہوں کی گواہی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بہن اگر باکرہ تھی، اور اس کے باپ نے اس مرد سے شادی پر اسے مجبور کیا ہے، تو بعض اہل علم کے مطابق یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ ان کی رائے میں باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیٹی کو اس شخص سے شادی پر مجبور کر سکتا ہے جس کو یہ پسند نہ کرتی ہو، بشرطیکہ وہ کفو(ہم پلہ) ہو لیکن اس مسئلہ میں قول راجح یہ ہے کہ باپ یا کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لڑکی کو اس شخص سے شادی پر مجبور کرے جس کو وہ پسند نہ کرتی ہو خواہ وہ کفو ہی کیوں نہ ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((لا تنكح البكر حتى تستاذن)) (صحيح البخاري)

''کنواری لڑکی کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔''

یہ حکم عام ہے، وارث میں سے کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

((البكر حتى تستاذنها أبوها)) (صحيح البخاري)

''کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت طلب کرے۔''

یہ حدیث گویا کنواری لڑکی اور باپ کے بارے میں نص ہے، نیز محل نزاع میں نص ہے، لہٰذا اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو ایسے شخص کے ساتھ شادی پر مجبور کرنا، جسے وہ پسند نہ کرتی ہو حرام ہے اور جو چیز حرام ہو وہ صحیح اور نافذ نہیں ہوتی کیونکہ اسے نافذ کرنا اور صحیح ماننا حدیث میں وارد ممانعت کے منافی ہے، شارع جس سے منع کر دے اس کے بارے میں شارع کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ امت اس کام کو نہ کرے اور اگر ہم اس شادی کو صحیح قرار دیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم

نے اس کام کو کرلیا شارع نے جس سے ہمیں منع کیا تھا اور ہم نے اسے گویا ان معاملات میں سے قرار دے لیا شارع نے جن کو مباع قرار دیا ہے، لہٰذا اس مسئلہ میں قول راجح یہ ہے کہ آپ کے والد نے آپ کی بہن کی شادی جو ایک ایسے شخص سے کی ہے جسے یہ پسند نہیں کرتی تو یہ شادی فاسد ہے اور عقد فاسد کے بارے میں ضروری ہے کہ عدالت کی طرف رجوع کیا جائے۔

جھوٹے گواہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ألا أخبركم بأكبر الكبائر؟)) (جامع الترمذي)

"کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟"

آپ ﷺ نے جب یہ ذکر فرمایا تو آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر فرمایا:

((ألا وقول الزور قال: فما زال يكررها حتى قلنا: ليته سكت)) (صحيح البخاري)

"خبردار! جھوٹی بات، آپ ان کلمات کو اس قدر کثرت سے بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ چاہنے لگے کہ کاش! اب آپ سکوت فرمالیں۔"

(کیونکہ ان کلمات کی اس قدر کثرت کے ساتھ تکرار سے آپ کو زحمت ہو رہی تھی) ان جھوٹے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کریں، حق بات کہیں، حاکم شرعی کے سامنے حقیقت حاصل واضح کر دیں کہ انہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے و راب وہ اپنی اس گواہی سے رجوع کر رہے ہیں اس طرح اس لڑکی کی ماں کو بھی توبہ کرنی چاہیے کہ اس نے اپنی بیٹی کی جگہ جھوٹے دستخط کئے، یہ بھی گناہ گار ہے، اسے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 279

محدث فتویٰ